مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰- ماہ امان ۱۳۱۹ ہش. حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت دہلی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

آج مقامی دفاتر میں حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل کی وفات کے باعث تعطیل کی گئی۔

کل میٹریکولیشن کا امتحان قادیان کے سنٹر میں شروع ہوا۔ جس میں ۱۴۱ امیدوار شریک ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۶۳ لڑکے۔ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی ۱۳ لڑکیاں۔ ڈی اے وی ہائی سکول قادیان کے ۱۸ لڑکے۔ ڈی بی ہائی سکول سری گوبند پورہ کے ۱۵ لڑکے۔ باقی ۳۲ قادیان اور مضافات کے پرائیویٹ امتحان دینے والے ہیں۔ جن میں دو غیر مسلم لڑکیاں بھی ہیں۔ سناتن دھرم ہائی سکول امرتسر کے ہیڈ ماسٹر لالہ جگدیش چند صاحب بی اے بی ٹی سپرنٹنڈنٹ اور ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ہیں۔

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم حیدرآباد سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کی تجہیز و تکفین

قادیان ۱۱- ماہ امان۔ پرسوں شام کو آٹھ بجکر ۳۵ منٹ پر جب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل نے نور ہسپتال میں انتقال فرمایا۔ تو تھوڑی دیر کے بعد ان کا جنازہ ان کے مکان واقعہ محلہ دارالفضل میں لے جایا گیا۔ اور اسی وقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طرف سے بذریعہ تار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان کی وفات کی اطلاع دی گئی۔ اور حضور سے صحابہ کے خاص قطعہ میں دفن کرنے کے لئے اجازت مانگی گئی۔ رات کو جوں جوں آپ کے انتقال کی خبر پھیلتی گئی۔ رنج و افسوس کی لہر دوڑتی گئی۔ اور مرد و عورتیں ان کے مکان پر جانے لگے۔ صبح سویرے جب "الفضل" نے تمام قادیان میں یہ رنج افزا خبر پہنچا دی۔ تو تعزیت کرنے والے مردوں اور عورتوں کی آمد و رفت کا تانتا بندھ گیا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مردوں کے علاوہ خواتین بھی حتیٰ کہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ بزرگان سلسلہ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ ناظر صاحبان اور دیگر کارکنان جملہ درسگاہوں کے اساتذہ و طلباء اور قادیان کے دیگر اصحاب مولانا مرحوم کے مکان پر گئے۔ اور پسماندگان سے اظہار افسوس اور ہمدردی کرتے رہے۔

دس بجے صبح کے قریب آپ کو غسل دیا گیا۔ جس میں آپ کے لڑکے مولوی محمد احمد صاحب اور عبدالقادر صاحب کے علاوہ مولوی عبدالرحیم صاحب مولوی فاضل ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ منشی عبدالرحیم صاحب کارکن بیت المال۔ سید فضل شاہ صاحب۔ میاں مولا بخش صاحب مجاہد تحریک جدید اور بابا نواب دین صاحب مؤذن دارالفضل بھی شریک تھے۔ کفن پہنا کر لاش کو رکھ دیا گیا۔ جس کا آخری دیدار عصر تک ہزاروں مرد۔ عورتیں اور بچے کرتے رہے۔ اس وقت تک مولانا مرحوم کے بعض عزیز رشتہ دار اور دوست پہونچ چکے تھے۔ پانچ بجے کے قریب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ جس کے ساتھ بہت بڑا مجمع تھا۔ جب جنازہ دارالعلوم کی سڑک پر آیا۔ تو ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے جو ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار اور صاحب فراش ہیں۔ چہرہ دیکھنے کی خواہش کی۔ اس پر ان کے دروازہ کے قریب جنازہ رکھا گیا۔ جناب حافظ صاحب نے چہرہ دیکھا۔ اور دعا کی۔ اور پھر پُرنم آنکھوں سے آپ کے لڑکوں کو مخاطب کر کے کہا۔ میرے عزیزو! اپنے مرحوم باپ کی طرف نظر کرو۔ وہ کیسا عالم باعمل اور سلسلہ کا مخلص خادم تھا۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ثم جعلناکم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون (یونس ع۲) اس الٰہی ارشاد کے مطابق اب تم اپنے باپ کے جانشین بنائے گئے ہو۔ تاکہ خدا تعالیٰ یہ دیکھے۔ کہ اب تم اپنی ذمہ داریوں کو کیسے ادا کرتے ہو۔

یہاں سے جنازہ اٹھا کر مقبرہ بہشتی کے متصلہ باغ میں لایا گیا۔ راستہ میں جنازہ کو کندھا دینے والے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ اور جلد جلد بدلتے جاتے تھے

موجد امرت دھارا نے کس طرح ترقی کی

پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما وید موجد امرت دھارا ان اشخاص میں سے ہیں جنہوں نے اپنی محنت سے اپنی زندگی کو عظیم اور شاندار بنایا۔ ان کا مقام پیدائش پنجاب کے ایک گاؤں میں ہے جہاں سے وہ تحصیل علم کی خاطر چھپ کر نکل آئے تھے اس کے بعد دائرہ زندگی وسیع کرنے کے واسطے بھی انہیں گھر سے آنا پڑا۔ اور جس طرح سے انہوں نے قلیل مدت میں صرف طبابت سے شہرت حاصل کی۔ اس کی مثال کم ہی ملتی ہے ان کی برقی صفت کامیابی مالک کی مہربانی کے ساتھ ان کی محنت و خاص تدبیر اور ذہانت کا نتیجہ ہے جس طرح انہوں نے ناموافق حالات میں آیورویدک ادویات کو مشہور کیا اور ہر دلعزیز بنایا۔ اس کی مثال کئی اشخاص کے لئے رہبری کا کام دے رہی ہے ان کی ایجاد امرت دھارا سارے ہندوستان میں مشہور ہے اور اس کو خاص و عام استعمال کرتے ہیں لوگ اس کو گھر کا حکیم سمجھتے ہیں قدرت نے شروع سے ان کا رجحان طبابت کی طرف لگا دیا تھا۔ ہائی سکول کی تعلیم کے دوران میں امرت سر میں انہوں نے ویدک پڑھنا شروع کر دیا تھا اور ہندو سبھا ہائی سکول کے بورڈنگ کے طالب علم ان سے دوائیاں لیتے رہتے تھے۔ آپ اپنی جماعت میں ہمیشہ اول رہتے تھے۔

اس واسطے ان کو کوئی منع بھی نہ کرتا تھا۔ یہ شوق یہاں تک بڑھ گیا کہ باوجود اس کے کہ وہ وظیفہ حاصل کر رہے تھے۔ انہوں نے کالج کو ایک سال کے بعد چھوڑ کر راولپنڈی اس ویدیہ سے آیورویدک پڑھنا شروع کیا اور پھر جموں کے راج ویدیہ سے تعلیم حاصل کر کے ایک اوشدھالیہ جاری کرنا چاہا۔ گھر سے اس کی مخالفت ہونے پر آپ نے ہمت نہیں ہاری اور لاہور آ کر ریلوے میں ایک پندرہ روپیہ کی آسامی پر کام کرنا شروع کیا۔ اپنی اہلیہ کے ایک زیور کو ستائیس روپیہ میں فروخت کیا اور صرف اسی اثاثہ سے آیورویدک ادویات کی تیاریاں شروع کر دیں۔ رات کو ادویات کوٹنا۔ بنانا۔ صبح و شام اوشدھالیہ میں بیٹھنا اور وقت پر دفتر ہو آنا۔ جب اس کام میں گذارہ کی امید ہوئی تو انہوں نے ایک سال کے اندر اندر ملازمت ترک کر دی۔ سال ۱۹۰۱ء میں امرت دھارا ایجاد کی اور اس کے بعد طبی رسالہ دیش اپکارک جاری کیا۔ تب پنڈت صاحب کی علمیت و ذہانت اور جستجو کا پتہ لوگوں کو لگا۔ انہوں نے طبی کتب بھی لکھیں جن کی تعداد اب ۴۸ تک پہنچ چکی ہے۔ امرت دھارا کے علاوہ ان کی دیگر ادویات بھی مشہور ہوتی گئیں اور سال ۱۹۱۰ء تک ان کی شہرت بام عروج تک پہنچ چکی تھی۔

۱۹۱۱ء میں ایک عالی شان عمارت تیار کی گئی۔ جس کی افتتاحی رسم سر پرتول چند رحیبڑ جی اس وقت کے جج چیف کورٹ پنجاب کے ہاتھ سے سر انجام پائی۔ ۱۹۱۴ء میں امرت دھارا بلڈنگ مکمل ہوئی۔ ۱۹۳۶ء میں لاہور کی پبلک نے امرت دھارا فارمیسی کی سلور جوبلی کی تقریب کو دھوم دھام سے دیکھا۔ جو کہ بالفاظ اخبار ٹربیون شہر کا ایک تاریخی واقعہ بن گیا۔ ملک کے ہر حصہ کے مہان پُرش جن میں حکیم محمد اجمل خان صاحب مرحوم۔ سر محمد شفیع مرحوم۔ راجہ نریندرا ناتھ صاحب سر عبد القادر صاحب شامل تھے۔ پنڈت جی کی عظمت اور ان کی عظیم ایجاد امرت دھارا کے گن گانے کے لئے جمع ہوئے باوجود اپنے کام میں اس قدر مشغول رہنے کے پنڈت صاحب پبلک کاموں میں بھی برابر حصہ لیتے رہے ہیں آپ نے فنی مجلسی اور مذہبی میدان میں قابل تعریف کام کیا ہے اور بہت سی سوسائٹیوں کے پریذیڈنٹ سیکرٹری یا خزانچی رہے ہیں محنت سے تو آپ کبھی گھبراتے نہیں سگرٹ تمباکو اور چاء وغیرہ کسی چیز کی عادت نہیں۔ اگر عادت ہے تو صرف ورزش کی جس سے دن رات لگاتار محنت کے قابل ہیں۔ تن ہی نہیں۔ دھن بھی ان کاموں میں لگایا۔ اور شروع سے ہی یہ عادت رہی ہے کہ اپنی کمائی کا بیشتر حصہ خیرات کیا ہے۔ سینکڑوں اور ہزاروں دیدیا ہے۔ سلور جوبلی پر ۲۰ ہزار۔ اپنے لڑکے ڈاکٹر بلہ بوشرما آیوروید آچاریہ کی شادی پر ۴۰ ہزار اور اپنی لڑکی کی شادی پر ۲۰ ہزار دان دے دیا تھا اور ۱۹۳۵ء میں قریب ۲½ لاکھ روپیہ علیحدہ کر کے ایک ٹرسٹ بھی بنا دیا ہے

اب امرت دھارا فارمیسی کا اپنا ڈاکخانہ اور اس کی مشرقی طرف جانے والی سڑک کا نام امرت دھارا روڈ رکھا گیا ہے۔ اس فارمیسی میں پانچ سو سے زائد ادویات تیار کی جاتی ہیں۔ ان میں سے ذیابیطس۔ ہائی بلڈ پریشر بانجھ پن۔ نامردی۔ ہسٹیریا۔ دمہ گنٹھیا ہیضہ۔ کمزوری۔ بدہضمی قبض۔ اسہال سیلان الرحم وغیرہ کی ادویات نام حاصل کر چکی ہیں اور ہندوستان کے طول و عرض میں استعمال کی جاتی ہیں۔

یہ مارچ کا مہینہ پبلک کے لئے خاص دلچسپی کا باعث ہے کیونکہ اس ماہ میں امرت دھارا فارمیسی کی جوبلی کا تیرھواں سالانہ جلسہ منایا جا رہا ہے اور ادویات کی قیمت میں پچیس و پچاس فیصدی کی رعایت کی گئی ہے تاکہ عوام فائدہ اٹھا سکیں اور اس

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرما کر استعمال کیجئے پہلا اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے انتشار، گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تکان نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مشک کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے ۲ (نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ قیمت واپس فہرست دوا خانہ مفت منگوا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے)

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

جنرل سروس کمپنی آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہے

(۱) مکان بنانے والے احباب کے لئے ماہرا ورسیر کی زیر نگرانی مطابق نقشہ اور تیار کردہ اسٹیمیٹ کے اندر معمولی کمیشن پر زیر نگرانی (جس میں حسابات کی نگہداشت اور روپیہ کی ادائیگی شامل ہے) کم سے کم خرچ میں عمارت تعمیر کرتی ہے (۲) جائداد کی خرید و فروخت کا انتظام کرتی ہے (۳) قادیان میں جائداد رکھنے والے دوستوں کی جائداد و مکانات کی حفاظت اور اس کے کرایہ کی وصولی کا انتظام کرتی ہے (۴) ہر قسم کی بجلی کی فٹنگ اور اس کے سامان کی فروخت کرتی ہے۔

عمارتی سامان۔ لوہا اور سیمنٹ بٹالہ اور امرت سر کے نرخ پر قادیان میں مہیا کرتی ہے۔

مینیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پشاور ۹ مارچ - آج ساٹھ افراد پر مشتمل ایک قبائلی گروہ نے درہ آبہ ضلع کوہاٹ کے ملٹری کیمپ پر حملہ کیا اور دو بم پھینکے ایک کے پھٹ جانے سے ایک سپاہی ہلاک ہوگیا سرکاری فوج نے جواب میں بم استعمال کئے مگر یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ ان سے دشمن کو کس قدر جانی نقصان پہنچا - اس لشکر کا سرغنہ فقیر ایپی کا ایک لفٹنٹ شیر تھا۔

لنڈن ۹ مارچ - معلوم ہوا ہے حکومت سویڈن چاہتی ہے کہ فن لینڈ اور روس کی لڑائی جلد از جلد ختم ہو - وہ فن لینڈ کو مختلف قسم کا مال بھیجنے سے انکار کررہی ہے - اور بہانہ یہ پیش کیا جارہا ہے سویڈن کو لام بندی کے لئے خود ایسے مال کی ضرورت ہے - حکومت سویڈن کے اس رویہ کے متعلق یہاں کے پارلیمنٹری حلقوں میں تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے

نئی دہلی ۹ مارچ - حکومت پنجاب نے نئی سڑکوں کی تعمیر کا ایک پروگرام مرتب کیا ہے - جو اٹھارہ سکیموں پر مشتمل ہے اور اس پر ۲۹ لاکھ ۹۰ ہزار روپیہ صرف ہوگا - روڈ سٹینڈنگ کمیٹی نے نئی دہلی میں منعقدہ سالانہ جلسہ میں اس پروگرام کو منظور کرلیا ہے - گھٹیالیاں اور منڈی کی بڑی سڑک پر تارکول کی تہہ لگانے پر ۷ لاکھ ۱۷ ہزار ۸ سو روپیہ خرچ کا اندازہ ہے - یہ سڑک اس سڑک کا حصہ ہے جو امرتسر سے پٹھانکوٹ کانگڑہ ہوتی ہوئی منڈی اور کلو تک جاتی ہے

نئی دہلی ۹ مارچ - معلوم ہوا ہے کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے مسٹر سبھاش چندر بوس کو رام گڑھ کانگرس میں شمولیت کی دعوت دی ہے - کیونکہ ایسے نازک حالات میں جب کہ واقعات کا رحجان سول نافرمانی کی طرف بڑھ رہا ہے - کانگرس یہ نہیں چاہتی کہ اس کے حلقوں میں ذرا بھی انتشار ہو - کہا جاتا ہے - کہ ورکنگ کمیٹی مسٹر بوس کو موقعہ دے گی - کہ وہ فارورڈ بلاک کو ختم کرکے کانگرس میں شامل ہوجائیں - اگر انہوں نے آمادگی ظاہر کی تو ان پر سے پابندیاں ہٹالی جائیں گی -

نئی دہلی ۹ مارچ - بیان کیا جاتا ہے سرگیدھا شاہ پر دو دائرے کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری سے اس ماہ کے آخر میں ریٹائر ہو جائیں گے - اور ان کی جگہ سر جگدیش پرشاد کا تقرر عمل میں لایا جائیگا -

لنڈن ۹ مارچ - ماسکو کی اطلاع ہے کہ روسی فوجوں نے آج ویپوری کے شمال مغرب میں ایک مقام پر نیز خلیج ویپوری میں چار جزیروں پر قبضہ کرلیا - اس کے برعکس فنیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ روسیوں نے کہیں بھی پیش قدمی نہیں کی

نیویارک ۹ مارچ - جرمنی کا ایک ۸ ہزار ٹن وزنی جہاز جو جنگ کے شروع سے مانٹی وڈیو کی بندرگاہ میں چھپا ہوا تھا - آج وہاں سے اچانک روانہ ہوگیا یہ جہاز برازیل کی بندرگاہ بونس ویرز سے جمڑہ وغیرہ لے کر برطانوی ناکہ بندی سے نکلنے کی کوشش کرے گا -

نئی دہلی ۹ مارچ - حکومت ہند نے آج پٹ سن کا مال اور برطانیہ امریکہ اور اس کے نواحی علاقوں میں بغیر اجازت بھیجنے کی ممانعت کردی ہے -

ٹوکیو ۹ مارچ - جو نو جرمن جاپانی جہاز سے گرفتار کرکے جاپانیوں کے حوالے کئے گئے تھے - وہ آج دوپہر کو ٹوکیو سے جرمنی روانہ ہوگئے ہیں - وہ چین اور روس میں سے براستہ خشکی جائیں گے

لنڈن ۹ مارچ - برطانوی ماہرین نے فولادی سرنگوں کو ناکارہ بنانے کے لئے ایک بیلٹ ایجاد کیا ہے جو بجلی کی تاروں کا بنا ہوا ہے - اور اسے جہاز کے نیچے لگا دیا جاتا ہے - جب اس میں بجلی کی رو داخل کردی جائے - تو جہاز اور اس پر لگا ہوا مال فولادی سرنگوں کا اثر ناکارہ بنا دیتا ہے - اور جہاز خود بخود کھینچ کر ان سرنگوں کے قریب جانے سے بچ جاتا ہے -

برلن ۹ مارچ - جرمن خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ ہر فان ربن ٹراپ وزیر خارجہ جرمنی آج روم جارہے ہیں جہاں وہ مسولینی سے موجودہ صورت حالات کے متعلق ملاقات کریں گے۔

دہلی ۱۰ مارچ - کانگرس کے جنرل سکرٹری نے ایک سو صفحہ کی ایک سالانہ رپورٹ شائع کی ہے - جس میں بتایا ہے کہ ہندوستان کے آٹھ صوبوں کو کانگرسی وزارتوں نے کس قدر فائدہ پہنچایا - رپورٹ میں ان سیاسی تبدیلیوں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے - جو کانگرسی وزارتوں کے زمانہ میں ہوئیں - مثلاً نشہ بندی کا قانون - سیلاب زدوں کی امداد - تعلیم کی ترقی - اسی طرح بتایا گیا ہے - کہ صوبہ یو - پی کے لوگوں کو ۲۳ کروڑ روپیہ نقد کا فائدہ ہوا - صوبہ بمبئی میں نشہ بندی اور مزدوروں کے متعلق قانون بنانے سے ۷ کروڑ روپیہ کا اور مدراس کو ۶ کروڑ روپیہ کا فائدہ ہوا - دوسرے صوبوں کے متعلق بھی اسی طرح شمار واعداد پیش کئے گئے ہیں -

بمبئی ۱۰ مارچ - ۳۰ مارچ کے دن ہندوستانیوں کو اس بات کا موقع دیا جائیگا - کہ وہ دیکھیں دشمن کے ہوائی جہازوں پر برطانوی توپیں کس طرح حملہ کرتی ہیں - ایک عمارت پر جو اسی غرض سے بنائی جائے گی - رائل ایئر فورس کا ایک جہاز حملہ کرے گا - اور آگ لگا دینے والا مادہ پھینکے گا - توپیں اس جہاز پر بم پھینکیں گی - اور اسے گولہ باری سے روکیں گی -

لنڈن ۱۰ مارچ - اٹلی اور برطانیہ کے درمیان کوئلہ کے متعلق جو جھگڑا پیدا ہوگیا تھا - اس کا دوستانہ طور پر تصفیہ ہوگیا ہے - اٹلی کے ۱۳ جہازوں کو برطانیہ نے کوئلہ سمیت چھوڑ دیا ہے - اور اٹلی نے یہ وعدہ کیا ہے - کہ وہ آئندہ جرمنی سے کوئلہ نہیں لائے گا

لنڈن ۱۰ مارچ - روس اور فن لینڈ میں صلح کی کوشش کے متعلق ماسکو میں بہت سرگرمی دکھائی جارہی ہے - روم کی خبر ہے - کہ حکومت فن لینڈ روس کے مطالبات قابل قبول نہیں سمجھتی -

لنڈن ۱۰ مارچ - صدر جمہوریہ امریکہ کے نمائندہ مسٹر سمز ویلز لنڈن پہنچ گئے ہیں -

برلن ۱۰ مارچ - آج جرمنی میں جنگ عظیم اور موجودہ جنگ میں کام آنے والے سپاہیوں کی یادگار دن منایا گیا - اس موقعہ پر ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا - ہم قسم اٹھاتے ہیں کہ ہم جرمنی کی آزادی کو قائم رکھیں گے -

امرتسر ۱۰ مارچ - گندم وڈہ ۱۰ سیر گندم آٹا ۸ سیر باسمتی پرانی ۶ سیر باسمتی نئی ۶ سیر چاول جھونا للعہ ۲ دیسی کپاس ۱۲ تھر توریا خشک للعہ ۸ تل سفید للعہ

لائلپور ۱۰ مارچ امریکن کپاس للعہ ۳ دیسی کپاس ۸ گڑ للعہ ۸ توریا للعہ ۴

لاہور ۹ مارچ - انبالہ ڈویژن میں گزشتہ سالوں سے ڈکیتی کی وارداتیں بہت بڑھ گئی ہیں - ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے ڈاکوؤں کی سرگرمیوں کا جلد تر پتہ لگانے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں کبوتر پالے ہیں - جن کا ہیڈ کوارٹر اپنی کوٹھی واقعہ انبالہ چھاؤنی میں رکھا ہے - یہ کبوتر دیہاتیوں کو تقسیم کرکے ہدایت کی گئی ہے کہ جونہی انہیں ڈاکوؤں کے متعلق کوئی بات معلوم ہو - وہ صرف اپنے گاؤں کا نام کاغذ کے پرزہ پر لکھ کر کبوتر کے پنجہ میں باندھ دیں اور اسے اڑا دیں - یہ کبوتر کم از کم ۶۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑ کر انبالہ آجائیں گے اور وہاں سے موٹر سوار پولیس ۴۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اس گاؤں میں پہنچ جائے گی -

بوڈاپسٹ ۹ مارچ آج ہنگری کے سرکاری ضمیمہ میں وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ یورپ کے بہترین مصلحت اسی میں ہے کہ چیک حکومت کے ڈھانچہ کو برسر نو کھڑا کیا جائے - نیز کہا کہ ہم اور ہماری تحریک پر ہمارے طاقتور دوستوں نے مغربی طاقتوں کو یہ سمجھانے کی پوری کوشش کی ہے کہ چیک حکومت کو از سر نو زندگی دینے کے وعدے کرکے وہ لوگ خطرہ کی راہ اختیار کر رہے ہیں -

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تعطیلات ایسٹر کے لئے رعائتیں

آمد و تعطیلات ایسٹر کے لئے ۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء سے ۲۵ مارچ ۱۹۴۰ء تک - نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی ٹکٹ جو ۸ اپریل ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہوسکیں گے - جاری کئے جائیں گے - بشرطیکہ یک طرفہ مسافت سو میل سے زیادہ ہو - یا ایک سو ایک میل کا رعائتی کرایہ ادا کر دیا جائے

اول اور دوم درجہ ۱ ۱/۳ کرایہ

درمیانہ اور سوم درجہ ۱ ۱/۲ ״

چیف کمرشل منیجر لاہور

قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پارہ اول

بک ڈپو تالیف و اشاعت نے قرآن مجید کا پہلا پارہ انگریزی میں نہایت عمدہ کاغذ پر بہت خوبصورت رنگ میں طبع کیا ہے - جس میں ترجمہ کے علاوہ قرآن مجید کی تفسیر بھی دی گئی ہے - پہلے اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ تھی - اب صرف آٹھ آنہ کر دی گئی ہے - احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں -

نوٹ :- قرآن مجید کا پہلا پارہ مترجم اردو مع تفسیر بھی نہایت عمدہ لکھائی چھپائی بک ڈپو سے طلب کریں -

ملنے کا پتہ :- **بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

ایک نہایت باموقعہ پختہ مکان

برلب سڑک ہائی سکول قابل فروخت ہے - وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے دو منٹ کی راہ اور نور ہسپتال سے بھی قریباً اتنی ہی دور ہے - ریلوے سٹیشن سے ۵ منٹ کا راستہ ہے - مکان دو منزلہ ہے - اور قریباً ایک کنال رقبہ میں بنا ہوا ہے - اور اس کے نیچے دوکانیں بھی بنی ہوئی ہیں - جو ہمیشہ کرایہ پر چڑھی رہتی ہیں - خواہشمند احباب مشتہر سے خط و کتابت کرکے یا میرے بزرگ ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب پریذیڈنٹ دارالعلوم سے جو اس مکان کے قریب ہی رہتے ہیں - بالمشافہ گفتگو کرکے قیمت کا تصفیہ فرمالیں -

شیخ افتخار الحق خان احمدی ایم - اے بیرسٹر ایٹ لاء ۲۳ فین روڈ لاہور

ضرورت رشتہ

ایک نوجوان مخلص برسر روزگار زمیندار احمدی کے لئے رشتہ مطلوب ہے - پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی - اس وقت مبلغ ۳۳/۰ روپے ماہوار تنخواہ پر مستقل ملازم ہے - علاوہ ازیں چار سو بیگھے نہری و چاہی زمین کا واحد مالک ہے - خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں - ضلع ڈیرہ غازیخان - مظفر گڑھ - ملتان - ریاست بہاولپور کے رشتہ کو ترجیح دی جائیگی - پتہ خط و کتابت محمد بخش احمدی ہیڈ ماسٹر بمقام راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے مجرب نسخہ جات

آپ کے شاگرد کی دکان سے

حبوب عنبری (رجسٹرڈ) یہ گولیاں عنبر مشک - موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں - ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے - جن کی قوت رجولیت کم ہوچکی ہو - اعصاب سرد پڑ چکے ہوں - دل ٹھنڈا ہوگیا ہو - سرور مٹ گیا ہو - چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضاء رئیسہ سُکڑ چکے ہوں - کمر درد کرتا ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے - گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے - دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے - اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہوجاتے ہیں - اعضاء رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہوجاتے ہیں - جسم فربہ و چست و چالاک ہوجاتا ہے - گویا ضعیفی کی دشمن ہے - جوانی کی محافظ ہے - حاجت مند آرڈر روانہ کریں - حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوجاتی ہے - قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے ۱۵ر

حب مفید النساء یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں - ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی - کم آنا - زیادہ آنا - نلوں کا درد کولہوں کا درد - متلی - قے - چہرہ کی بے رونقی - چہرہ کی چھائیاں - ہاتھ پاؤں کی جلن - اولاد کا نہ ہونا - وغیرہ سب امراض دور ہوجاتے ہیں - اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے - قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے (عہ/)

مفرح مروارید عنبری یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے - موتی - یاقوت - زمرد زہر مہرہ خطائی - عنبر اشہب کستوری نیپالی - کشتہ مرجان کشتہ یشب زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل و دماغ - جگر کو طاقت دیتی ہے - حافظہ کو بڑھاتی ہے - خفقان نسیان کی دشمن ہے - خون کی کمی سر کے چکروں کو دور کرتی ہے دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے - دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر صفت ہے - دل کو قوی - بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے - ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو - ان کے لئے مسیحائی اثر رکھتی ہے - ایام ماہواری کی کمی کو اصلی حالت پر لاتی ہے - بوڑھا جوان - مرد - عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہوچکی ہے - قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ تین روپے بارہ آنہ -

تریاق معدہ امعاء

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے - جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایات کافور ہوجاتی ہے - درد شکم - اپھارہ - بدہضمی - گڑگڑاہٹ - کھٹے ڈکار - متلی قے - بار بار پاخانہ آنا - اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے - اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے - ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے - مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے -

قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲ر محصول ڈاک علاوہ

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

تاکہ دوسروں کو بھی موقعہ مل سکے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد اور دیگر بزرگوں نے بھی جنازہ کو کندھا دیا۔ نماز جنازہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے بہت بڑے مجمع کے ساتھ پڑھائی۔ چونکہ اس وقت تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تار کا کوئی جواب موصول نہ ہوا تھا۔ اس لئے یہ تجویز کی گئی۔ کہ صبح تک حضور کے جواب کا انتظار کیا جائے۔

اس پر جنازہ بہشتی مقبرہ میں اس چار دیواری کے اندر رکھ دیا گیا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزار مبارک ہے اور اعلان کر دیا گیا۔ کہ جنازہ کل صبح دفن کیا جائے گا۔ اس وقت بھی بہت سے اصحاب نے آپ کا چہرہ دیکھا۔ اور لوگ واپس آ گئے۔ رات کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس خیال سے تابوت تیار کرا لیا کہ اگر صبح تک کوئی اطلاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے نہ آئی۔ تو مولوی صاحب مرحوم کو اس میں رکھ کر امانتاً دوسری جگہ دفن کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اس سے زیادہ انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ جنازہ رات بھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کے دائیں پہلو میں رکھا رہا۔ اور بعض اصحاب نے رات کو باری باری پہرہ دیا ؀

آج صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے تار موصول ہوا جو ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر جنجی سے روانہ ہوا تھا۔ اور ۱۰ مارچ کو آٹھ بجکر ۳۳ منٹ پر یہاں پہونچا۔ حضور نے تحریر فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہال مولوی صاحب کو خاص قطعہ میں دفن کیا جائے۔ اس پر نعش کو دنے نو بجے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کے مغربی جانب کے قطعہ خاص صحابہ میں دفن کیا گیا۔ اس موقعہ پر بھی بہت سے اصحاب جمع تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے آخری دعا فرمائی۔ اور احباب اپنے ایک عزیز اور محترم رفیق کو خدا تعالےٰ کے سپرد کرکے واپس آ گئے ؀

احباب حضرت مولوی صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں نیز یہ بھی دُعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کی اولاد کا خود کفیل ہو۔ اسے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اور اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے ؀

چندہ تحریک جدید میں ایک مخلص بھائی کی مثال

ایک دوست جن کی ماہوار آمدنی تیس روپیہ اور سات کس کھانے والے ہیں وہ پہلے سال کی تحریک میں دو سو روپیہ دے چکے تھے۔ دوسرے تیسرے سال پچیس اور تیس ادا کئے۔ دور ثانی میں انہوں نے وہ رقم جو امانت تحریک جدید میں ماہوار جمع کراتے رہے تھے اور تین سال میں ۲۱۰ ہو چکی تھی ادا کر دی۔ پانچویں سال ان کا اپنا وعدہ تیس روپے کا اپنی بیوی اور دو لڑکیوں کی طرف سے پانچ سال کا ۴۴-۷۶ کا تھا۔ یہ کل رقم ایک سو چھ روپیہ چودہ آنہ تھی۔ تین روپیہ ماہوار کی قسط سے ادا کرنے کا وعدہ تھا۔ ادائگی کا یہ لمبا عرصہ ان کے لئے دوبھر تھا۔ اس پر انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے لکھا۔ اب وہ تحریر فرماتے ہیں۔ میرے آقا کی دُعا چندہ کی ادائگی کے متعلق ایسی سرعت کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں منظور ہوئی۔ کہ بجائے دو سال کے عرصہ کے میرا چندہ گیارہ مہینہ سے کم عرصہ میں ادا ہو گیا۔ یہ ایک معجزہ تھا۔ کہ نہائت مشکل حالات میں ایک سو چھ روپیہ چودہ آنہ ادا ہو گئے۔ اب یہ خواہش ہے۔ کہ سال ششم کا چندہ جلد ادا ہو جائے۔

سال ششم کے وعدہ کرنے والے احباب اپنے وعدہ کے پورا کرنے کے لئے جلد توجہ فرمائیں۔ جن کی قلیل آمدنی اور کافی خرچ ہے کیسی شاندار قربانی کر رہے ہیں۔ وہ احباب جو اپنی طاقت سے کم چندہ دے رہے ہیں۔ مگر اسے بھی آخر وقت پر ڈال دیتے ہیں۔ اس سے فائدہ اٹھائیں ؀

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ایک علمی مسئلہ کے متعلق دوستانہ تبادلہ خیالات

قادیان ۱۰ ماہ امان۔ آج حضرت سید محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت کے زیر اہتمام مولوی محمد نامر الدین عبد اللہ صاحب وید بھوشن مولوی فاضل کاویہ تیرتھ پروفیسر جامعہ احمدیہ اور پنڈت ترلوک چند صاحب شاستری ٹیچر ڈی۔ اے وی ہائی سکول قادیان کے درمیان ایک علمی مسئلہ پر دوستانہ رنگ میں پہلے تحریری اور پھر تقریری تبادلہ خیالات ہوا۔ مولوی صاحب کا دعوےٰ یہ تھا کہ اتھرو وید کانڈ نمبر ۲۰ سوکت ۵۰ منتر ۱-۲ نیز سوکت ۱۲۷ منتر ۱-۲-۳ میں ایک رشی کی آمد کا ذکر ہے جس کی آمد کا مقام قدون اور نام احمد بتایا گیا ہے۔ پنڈت صاحب موصوف کو اس کا انکار تھا حسب تجویز پنڈت صاحب معہ چند آریہ اصحاب کے حضرت سید محمد اسحٰق صاحب کے دفتر میں تشریف لائے جہاں مولوی صاحب موصوف معہ چند احمدی احباب کے موجود تھے۔ پہلا پرچہ مولوی صاحب نے اپنے دعوےٰ کے اثبات میں لکھا۔ جس کا جواب پنڈت صاحب نے لکھا۔ اور اس طرح باری باری چار پرچے مولوی صاحب نے اور تین پنڈت صاحب نے لکھے۔ اس کے بعد ۹ بجے شب مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت حضرت میر صاحب جلسہ عام منعقد ہوا جس میں بہت سے آریہ صاحبان اور بعض احراری بھی شریک ہوئے۔ اور حسب ترتیب باری باری پرچے پڑھ کر سنائے گئے اور یہ دوستانہ تبادلہ خیالات نہائت عمدگی کے ساتھ ہوا جلسہ گیارہ بجے ختم ہوا ؀ اس موضوع پر مولوی محمد نامر الدین عبد اللہ صاحب نے ایک ٹریکٹ بھی لکھا ہے جو انشاء اللہ عنقریب نشر و اشاعت کے لئے طبع کرایا جائے گا ؀

بقیہ صفحہ ۳

آپ باوجود اس قدر بلند علمی پایہ رکھنے کے نہائت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اور گو آپ کی زندگی ایک مصروف زندگی تھی۔ اور آپ کے سپرد بہت سے کام رہتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ تصنیف کے کام کی طرف بھی توجہ رکھتے۔ اور سلسلہ کے لٹریچر میں نہائت ٹھوس بے حد مفید اور قیمتی اضافہ فرماتے رہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی زندگی میں جو کتب وغیرہ تصنیف فرمائیں۔ ان کی ایک نامکمل سی فہرست یہ ہے۔ (۱) تنویر الابصار (۲) نشانِ رحمت (۳) میرا عقیدہ در بارہ نبوت مسیح موعود (۴) تبدیلیٔ عقائد مولوی محمد علی صاحب (۵) درود شریف (۶) محامد خاتم النبیین (۷) اہل پیغام کا کچا چٹھا (۸) کیلنڈر ہجری شمسی (۹) نقشہ آبادی قدیم و جدید قصبہ قادیان ان میں سے بعض کتب اس قدر مقبول ہوئیں۔ کہ کئی کئی بار شائع ہوئیں۔ مثلاً تبدیلیٔ عقائد مولوی محمد علی صاحب چار دفعہ شائع ہوئی۔ اسی طرح درود شریف کا چوتھا ایڈیشن نکل چکا ہے

حضرت مولوی صاحب موصوف کی ایک اور بہت بڑی خوبی جو امتیازی رنگ رکھتی تھی۔ یہ تھی کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے حوالے بکثرت یاد تھے۔ اور جب کسی دوست کو کسی کتاب کا حوالہ درکار ہوتا تو وہ آپ کی طرف رجوع کرتا۔ اور کامیاب لوٹتا۔ گویا دوسرے الفاظ میں آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے حافظ اور صحیح معنوں میں احمدیت کی انسائیکلوپیڈیا تھے ؀

ایسے عالم۔ عارف اور خشیت اللہ رکھنے والے انسان کا انتقال بہت بڑا صدمہ اور جماعت کے لئے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ مگر جیسا کہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم کی وفات پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا تھا۔ امر واقعہ یہی ہے کہ ”ہمیشہ ایسے ہی بڑے صدمے ہوتے ہیں۔ جنہیں اگر صبر کے ساتھ برداشت کیا جائے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے فضلوں کے جاذب بن جاتے ہیں۔ ہم سب فانی ہیں۔ لیکن جس کام کے لئے ہم کھڑے کئے گئے ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ جو موت و حیات کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہ غیر معلوم اسباب کے ذریعہ اپنے کام کی تائید کریگا“ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سے جدا ہونیوالے اس مجاہد بزرگ کی روح پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ اور نوجوانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلکر انہی کی طرح اپنی زندگی کی ایک ایک گھڑی خدمت دین کے لئے وقف کر دیں ؀

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۲- ماہ امان ۱۳۱۹ ہش

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب رضؓ فاضل کی رحلت

عروسی بود نوبتِ ماتمت ✻ اگر بر نکوئی بود خاتمت

دُنیا میں جو چیز سب سے زیادہ خوفناک اور سب سے زیادہ پریشان کُن سمجھی جاتی ہے اور جس سے کسی ذی رُوح کو مفر نہیں۔ وہ موت ہے۔ بڑے بڑے جری موت کا خطرہ محسوس کر کے اوسان کھو بیٹھتے ہیں۔ اور بڑے بڑے مستقل مزاج بعض دفعہ موت کا خوف محسوس کرتے ہوئے صبر و قرار کو ہاتھ سے دے بیٹھتے ہیں۔ لیکن اسی دُنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کے پائے استقلال میں موت ذرا سی جنبش بھی پیدا نہیں کر سکتی۔ اور جنہیں موت بجائے مغموم اور ہراساں بنانے کے اُن میں اور زیادہ بشاشت اور مسرت پیدا کر دیتی ہے اور وہ ہنسی خوشی اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کرتے ہیں۔ پس موت اگرچہ ہر انسان پر آتی ہے۔ مگر سب کی موت ایک سی نہیں ہوتی بلکہ ایک کے لئے موت اگر انتہائی مصیبت خیز ہوتی ہے۔ تو دوسرے کیلئے انتہائی خوشی اور مسرت کا موجب بنتی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی کامل کتاب قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وُہ موت جو حسرت و یاس اور رنج و الم کی موت ہوتی ہے۔ ان لوگوں کی ہوتی ہے۔ جو اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَھُمْ کُفَّار کے مصداق ہوتے ہیں۔ یا پھر ان لوگوں کی جو من یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والاٰخرہ کے مورد ہوتے ہیں یعنی وُہ بدقسمت لوگ، جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں یا جو خدا تعالےٰ کے فرستادہ پر ایمان لانے کے بعد مرتد ہو جاتے ہیں۔ اور اسی حالت میں موت کی گرفت میں آ جاتے ہیں۔ ان کے لئے یہ نہایت خوفناک اور دہشت انگیز سانحہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ایک اور موت ہے۔ جو شادمانی اور کامرانی کی موت ہوتی ہے۔ اور وُہ اُن خوش قسمت لوگوں کی موت ہوتی ہے۔ جو اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے ارشاد لا تموتن الا و انتم مسلمون کا مصداق بناتے ہیں جو خدا اور اس کے فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے۔ اور اپنے اعمال سے اپنے ایمان اور خلوص کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم لمغفرۃ من اللہ و رحمۃ۔ کہ خواہ تم خدا تعالےٰ کی راہ میں شہادت پاؤ۔ یا اپنی طبعی موت سے وفات پاؤ۔ دونوں صورتوں میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے رحمت اور مغفرت مقدر ہے پھر فرماتا ہے والذین ھاجروا فی سبیل اللہ ثم قتلوا او ماتوا لیرزقنھم اللہ رزقا حسنا۔ کہ وُہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کی خاطر اپنے گھروں اور وطنوں کو چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے اور پھر وُہ مار دیئے جائیں۔ یا طبعی موت سے مر جائیں۔ اللہ انہیں اعلےٰ درجہ کا رزق دے گا:۔

پس جن لوگوں کو ایسی موت حاصل ہو۔ انہیں موت نہیں۔ بلکہ زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اور ان کی خوش قسمتی میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مومن کی موت اس کے لئے خوشی کی گھڑی ہوتی ہے اور اسی بنا پر صوفیائے کرام نے موت کو شادی سے تعبیر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی "الوصیت" میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر درج فرمایا ہے کہ

عروسی بود نوبتِ ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

یعنی اگر تیرا خاتمہ نیکی پر ہو۔ تو تیری موت کی گھڑیاں تیرے لئے ماتم کی نہیں۔ بلکہ خوشی اور شادمانی کی ساعات ہونگی۔ ایک عربی شاعر نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے ؎

انت الذی ولدتک امک باکیا
والناس حولک یضحکون سرورا
فاحرص علیٰ عمل تکون اذا بکوا
فی وقتِ موتک ضاحکا مسرورا

کہ اے انسان جب تُو پیدا ہوا۔ تو روتا تھا۔ مگر لوگ تیری ولادت کی خوشی سے ہنس رہے تھے۔ اب تو زندگی میں ایسے نیک اعمال بجا لا۔ کہ جب تو وفات پانے لگے۔ تو تو خوشی سے ہنس رہا ہو۔ اور لوگ تیرے فراق میں گریہ و بکا میں مصروف ہوں:۔

لیکن گو مومن کی موت اس کی اعلےٰ درجہ کی ترقیات اور روحانی انعامات کے حصول کا دروازہ ہوتی ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا ایک اٹل قانون ہے۔ جس سے صدیق شہید۔ صالح اور انبیاء بھی مستثنےٰ نہیں کئے گئے۔ تاہم خدا تعالےٰ ہی کے پیدا کردہ احساس کے ماتحت جب کوئی عزیز وجود سفر آخرت اختیار کرتا ہے۔ تو صدمہ ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ مجلس میں بیٹھے تھے کہ آپ سے ایک شخص نے آکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ کی صاحبزادی آپ کو بلاتی ہیں۔ کیونکہ آپ کا نواسہ بیمار ہے۔ یہ سن کر آپ تشریف لے گئے۔ بعض اور صحابہ بھی ساتھ ہو گئے۔ بچہ اس وقت نزع کی حالت میں تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے گود میں اٹھا لیا۔ اور اس کے کرب اور تکلیف کو دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا آپ بھی روتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے رحم دل بنایا ہے۔ تمہارا دل اگر ان جذبات سے خالی ہو۔ تو میں کیا کروں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریق تھا۔ کہ مغرب کی نماز کے بعد آپ ہمیشہ مسجد میں رونق افروز ہو کر خدام سے گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ لیکن حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد آپ نے بیٹھنا چھوڑ دیا۔ اور جب کسی نے عرض کیا۔ کہ حضور اب کیوں نہیں بیٹھتے۔ تو آپ نے فرمایا۔ مولوی عبد الکریم صاحب کی جگہ خالی دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے

غرض کسی عزیز کی وفات پر تکلیف محسوس کرنا ایک طبعی خاصہ ہے۔ اور یہ صدمہ اس وقت اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ جب وفات پانے والا کوئی ایسا وجود ہو۔ جو اپنے تقوےٰ و طہارت۔ اپنی علمی قابلیت۔ اور اپنے اخلاق و عادات اور اپنے فیوض و برکات کی وجہ سے نمایاں حیثیت رکھتا ہو:۔

حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب رضؓ فاضل جن کی المناک وفات کی خبر احباب کرام تک پہونچ چکی ہے۔ اُن مایۂ ناز فرزندانِ احمدیت میں سے تھے۔ جنہیں زمانہ بار بار پیدا نہیں کیا کرتا۔ آپ کو قدرت کی طرف سے جن کمالات سے حصۂ وافر بخشا گیا۔ ان میں آپ کا علمی تبحر نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔ ذہانت۔ بیدار مغزی۔ کدّ و کاوش اور مسلسل محنت اور علمی تحقیق کے میدان میں وُہ اپنی نظیر آپ تھے۔ اور گو آپ کی صحت ایک عرصہ سے کمزور تھی۔ مگر جب کسی مسئلہ کی تحقیق میں مشغول ہوتے۔ تو بال کی کھال اتار کر رکھ دیتے۔ مبلغین سلسلہ کے کثیر حصہ کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہے:۔

اس کے علاوہ سینکڑوں نوجوان ہیں جنہوں نے تعلیم و تربیت آپ سے حاصل کی۔

باقی دیکھیں

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

ایک عالم کی موت ایک جہان کی موت کے برابر ہے

مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی المناک وفات

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

آہ! نہایت رنج اور افسوس سے اس امر کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل سلسلہ عالیہ احمدیہ متوطن موضع جلال پور ضلع شاہ پور ۸ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۸ امان سنہ ۱۳۱۹ ہش شام کے آٹھ بجکر ۲۵ منٹ پر اس دار فانی سے دار جاودانی کو انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی صاحب موصوف پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل اور منشی فاضل تھے۔ سنہ ۱۹۰۵ء کے شروع میں قادیان آئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے واپس چلے گئے پھر سنہ ۱۹۰۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے عہد میں قادیان آئے۔ اور مدرسہ احمدیہ میں مدرس ہوئے۔ آخر میں جامعہ احمدیہ میں پروفیسر مقرر ہو کر وہاں سے سنہ ۱۹۳۹ء میں ریٹائر ہوئے۔

علمی کمالات

مولوی صاحب موصوف میرے استاد تھے۔ پہلے مولوی اور پھر مولوی فاضل کا امتحان انہی کی شاگردی میں میں نے پاس کیا تھا۔ مرحوم اس قدر علمی اور عملی کمالات کے جامع تھے۔ کہ میری زبان ان کے بیان سے اور میرا قلم ان کے احاطہ سے قاصر ہے۔ اس قدر ذہین اور ہر علم میں کامل اور تمام علوم کی گہرائیوں تک پہنچنے والا بالغ نظر تحریر میں نہایت اعلیٰ انشاء پرداز شاید ہی کوئی شخص ہو۔ علاوہ عربی کے تمام علوم کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں اور سلسلہ احمدیہ کے خصوصی مسائل پر جو عبور مولانا مرحوم کو حاصل تھا۔ کاش مجھے اس کا عشر عشیر بھی حاصل ہو جائے۔ میں نے استاد مرحوم سے کبھی کسی مسئلہ پر گفتگو نہیں کی۔ مگر اس کے متعلق انہیں ماہر اور راسخ پایا۔ اور ہمیشہ ان کے جواب سے استفادہ حاصل کیا۔ ایک زمانہ میں صوبہ بہار کے شہر مونگھیر میں ایک مشہور خانقاہ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف بکثرت لٹریچر شائع ہوا کرتا تھا۔ بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اعجازی قصیدہ مندرجہ اعجاز احمدی پر تنقید کے سلسلہ میں جو مواد جمع کیا گیا تھا۔ اگر سلسلہ کی طرف سے اس کا جواب نہ دیا جاتا تو یقیناً ہمارے علم کلام میں نہایت خامی رہتی۔ لیکن علامہ مرحوم نے اس کے جواب میں تنویر الابصار نام ایک کتاب شائع کی۔ یہ کتاب مرحوم کے راسخون فی العلم کے گروہ میں شامل ہونے کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے کے بغیر دراصل علامہ مغفور کے کمالات علمی اور کلام موجہ اور انشاء پردازی کی بلند و بالا حیثیت معلوم نہیں ہو سکتی۔

اسی طرح مسئلہ نبوت کے متعلق مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کی عمر بھر کی تحریروں سے جو شاندار مصالحہ مرحوم نے جمع کیا۔ وہ یقیناً بہت ہاتھ پاؤں مارنے کے باوجود فریق مقابل کی بے چارگی پر اظہر من الشمس ہے۔ اسی طرح مصلح موعود کے مسئلہ پر جناب پیر منظور محمد صاحب کے بعد جس شخص نے کامیابی کے ساتھ قلم اٹھایا ہے۔ وہ مرحوم ہی کا وجود تھا۔ مرحوم کا دماغ ہر قسم کے علوم سے ذوق رکھتا تھا مثلاً پرانی طرز کے علماء علم حساب سے کورے ہوتے ہیں۔ یا جغرافیہ کے علم سے انہیں مس نہیں ہوتا یا علم ہیئت جدیدہ سے وہ بے خبر ہوتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ مولانا مرحوم انگریزی نہیں جانتے تھے ان ہر سہ علوم میں بہت دسترس رکھتے تھے بالخصوص علم حساب اور علم تقویم و جنتری سے انہیں خاص شغف تھا۔ یہی سنہ ہجری شمسی جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حکم سے جاری ہوا ہے۔ اس کی ترتیب کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک سب کمیٹی تجویز فرمائی تھی جس کا صدر خاکسار تھا۔ اور مرحوم بھی ایک ممبر تھے۔ مگر سچی بات تو یہ ہے کہ اس سنہ کے اجرا میں تمام کام تحقیقات و ترتیب و استخراج سنین و ایام وغیرہ کا صرف اور صرف مرحوم نے کیا اور ہم باقی ممبران صرف مسودہ پر دستخط کرنے والے تھے۔ اس کام میں مرحوم کی مہارتِ حساب و ہیئت پر ہم سب حیران تھے۔ مرحوم گو شاعر نہ تھے مگر شعر فہمی اور نکتہ سنجی میں کمال رکھتے تھے جس کلام کو وہ پاس کر دیں۔ پھر کون اس میں نقص نکال سکے۔ گو بسبب بعض عوارض لاحقہ کے مرحوم تقریر کے میدان کے شاہ سوار نہ تھے۔ مگر تحریر اور انشاء پردازی اور علمی امور کو جامع و مانع عبارات میں ادا کرنے کے میدان میں آپ گوئے سبقت لے گئے تھے۔ آپ کا تلفظ نہایت درست تھا۔ اور بڑے بڑے عالموں کے تلفظ کی غلطی نکالنے میں ماہر تھے۔

عملی کمالات

یہ تو مرحوم کے علمی کمالات تھے۔ عمل کے میدان میں خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ بے نظیر تھے۔ اور سچے عالم باعمل تھے اور نہایت پرہیز گار تہجد گزار دن اور رات کا بہت سا حصہ قرآن مجید کی تلاوت میں گزارنے والے تھے۔ قریباً ہر سال اعتکاف بیٹھتے رہے ہیں۔ سخاوت طبیعت ثانیہ بن چکی تھی۔ دوستوں سے حسن سلوک ان کی امداد اور ان کی دعوت کرنا ان کا محبوب ترین شغلہ تھا۔ جب موقعہ ملتا بیرونی دوستوں کے پاس سفر کر کے ملاقات کے لئے جاتے۔ دوستوں کی دعوتوں کا شوق حد افراط تک پہونچا ہوا نظر آتا تھا۔ مگر اپنی ذات کے متعلق صبر کا جو نمونہ مرحوم نے سالہا سال تک دکھایا وہ معمولی انسان کی طاقت سے بالا ہے۔ بعض دفعہ پانی سے روٹی کھا لیتے۔ بعض دفعہ دن بھر بھوکے رہتے۔ اور کام میں لگے رہنے کی وجہ سے کھانے کے لئے گھر تک نہ جاتے۔ زیادہ بے تاب ہو جاتے تو بازار سے تھوڑا بہت دودھ پی کر گذارہ کر لیتے غرض آپ کی زندگی نہایت متقشفانہ تھی۔

اخلاقی کمالات

طبیعت میں نہایت سادگی تھی۔ جو لوگ آپ سے واقف نہ تھے۔ وہ لباس کو دیکھ کر آپ کے اعزاز کو نہ پا سکتے تھے۔ نہایت خوش خلق تھے۔ میں آپ کا شاگرد تھا مگر ایسا بے تکلف کہ گفتگو اور بے تکلفی کو دیکھ کر ناواقف مجھے استاد اور انہیں شاگرد سمجھے تو تعجب نہ تھا۔ انہوں نے کبھی کسی سے عمداً برا سلوک نہیں کیا۔ نہایت خدا ترس اور شر سے بچنے والے تھے۔ طبیعت حد سے زیادہ حساس تھی۔ اعزاز نفس کے خلاف کسی بڑے سے بڑے آدمی کی ادنےٰ سے ادنےٰ بات برداشت نہ کر سکتے تھے۔ مگر جب ایسا موقعہ آتا تو والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پر عمل کرتے اور وقتی اشتعال طبیعت کو عملی جامہ نہ پہناتے۔

سب سے بے تکلف ملتے۔ طبیعت میں مزاح غالب تھا۔ مگر اوقات کو لغو ضائع کرنے سے ہمیشہ محترز رہتے۔ ہر وقت یا تو مطالعہ کرتے۔ یا کوئی مضمون لکھتے یا قرآن مجید کی تلاوت فرماتے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور آپ کے برادران اور حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سے ادب محبت اور بے تکلفی کا تعلق تھا۔ اور قریباً سب کے استاد تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ بہت سے سفروں میں ہمرکاب رہے کیونکہ ہر قسم کے حوالے ضرورت کے وقت فوراً نکال سکتے تھے۔ اور اس میں کمال حاصل تھا۔ اور حضور اکثر یہ کام مرحوم ہی سے لیتے تھے

چنانچہ آخری سفر جو مرحوم نے کیا۔ وُہ حضوؐر کے ہمراہ کراچی کا تھا۔ جہاں سے بیمار ہوکر قادیان میں آکر آپ کا انتقال ہوگیا۔

مرحوم علاوہ ہر قسم کے علمی کاموں کے قرآن مجید کا ترجمہ کرنے میں ماہر تھے۔ قادیان کے اکثر علماء، مبلغین اور عربی علوم کے سینکڑوں طلباء مرحوم سے علمی استفادہ حاصل کرنے کا فخر رکھتے ہیں۔ اور میں تو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے سوا عربی علوم حاصل کرنے میں صرف مرحوم کی شاگردی کا فخر رکھتا ہُوں۔ اور گو مولوی نذیر حسین دہلوی نے شیخ الکل کے لفظ کو مسیح وقت کی مخالفت کرکے بدنام کردیا ہے۔ مگر حقیقت میں دیکھا جائے۔ تو قادیان کے علمی طبقہ میں مولانا مرحوم یقیناً شیخ الکل تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے مردوں اور خواتین قریباً سب نے مولوی صاحب مرحوم کی شاگردی کی ہُوئی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور مولانا عبدالرحیم صاحب دردؔ نے جب عربی میں ایم۔ اے کا امتحان دیا۔ تو تیاری مرحوم ہی کی شاگردی میں کی تھی۔ جو شخص مرحوم سے پڑھنے کی خواہش کرتا۔ مرحوم بڑی خوشی سے اُسے پڑھانے کے لئے تیار ہوجاتے تھے۔ غرض یہ شخص کیا بلحاظ علم اور کیا بلحاظ عمل اور کیا بلحاظ اخلاق ایک بے نظیر انسان تھا۔ وذالک ما نظن واللہ اعلم ولا نزکی علے اللہ احداً

دیگر حالات

مرحوم نہایت دُبلے۔ پتلے تھے۔ آخری عُمر میں کھانسی اور سینہ کی کمزوری لاحق ہو گئی تھی۔ جو کراچی جاکر زور پکڑ گئی۔ اور وہاں سے قادیان پہونچکر انتہائی شدّت اختیار کرگئی۔ اور ہزال مفرط کھانسی اور حرارت یعنی بڑھوں کی سل سے آپ کا انتقال ہُوا ہے۔ اور اس طرح یہ علوم کا سُورج آٹھ امان ۱۳۱۹ ہش کو اس دُنیا سے ہمیشہ کے لئے غروب ہوگیا۔ مرحوم کی عمر غالباً ۵۷ یا ۵۸ سال کی تھی مرحوم کی دو بیویاں۔ اور بہت سے لڑکے اور لڑکیاں ہیں۔ جو سب کے سب تعلیم یافتہ اور اپنے مرحوم باپ کی طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص ہیں۔

دردمندانہ دُعا

مرحُوم کی شفقتوں۔ محبت اور محنت سے پڑھانے اور بے تکلفیوں کو یاد کرکے خدا کی قسم کلیجہ مونہہ کو آتا ہے۔ مگر تقدیر کے معاملہ میں کیا چارہ۔ ہم سب مُردہ بدست زندہ ہیں۔ اور سوائے دُعا کے ہمارے پاس ہے ہی کیا۔ اس لئے اَے میرے مولا! تو میرے مرحُوم اُستاد۔ اور اپنے سلسلہ کے بے نظیر خادم کو اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانپ لے۔ اس کے درجات بلند فرما۔ اُسے جنت الفردوس میں جگہ عنایت کر۔ اے میرے خدا! وُہ تیرے سلسلہ کا ایک رُکن تھا۔ جس کی جگہ ہماری کمزور آنکھیں خالی پاتی ہیں۔ اے میرے خدا! تو ہی اپنے سلسلہ کا محافظ ہو اور مرحوم کا بدل عنایت کر۔ اے میرے پیارے آقا! مرحوم کو اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے۔ وُہ اس دُنیا سے خالی ہاتھ گیا ہے۔ ہم سب جو اُس کے شاگرد، اُس کے رشتہ دار اور اس کے دوست ہیں۔ اُسے صرف تین کپڑوں میں مٹی کے فرش پر اندھیرے میں چھوڑ کر منوں مٹی کے نیچے بے سروسامانی کی حالت میں چھوڑ کر آگئے ہیں۔ اب تو ہی اُس کے نیک اعمال۔ نیک نیتوں اور ہماری عاجزانہ دُعاؤں کو اُس کے لئے سروسامان بنا۔ اے میرے آقا۔ اس کی بیویاں اور اس کے لڑکوں اور اس کی لڑکیوں اور دوسرے تمام رشتہ داروں اور دوستوں کو صبر جمیل عطا فرما۔ اور سب کو مرحُوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ انہیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ تو ہی اس کے اہل وعیال میں اس کا خلیفہ بن کہ تجھ سے بڑھ کر کون غمخواری اور رحمت کرسکتا ہے۔ اے میرے خدا! مرنے والا ہے اکیلا تو ہی اُس کا یار ہو۔

لطف مولا آسماں پر حامی و غمخوار ہو

اے میرے خدا! تیرے اس سلسلہ کے جو خادم ہیں۔ خواہ وُہ عالم ہوں۔ یا حاکم۔ امراء ہوں یا پریذیڈنٹ سیکرٹری ہوں یا عُہدیدار مصنف ہوں یا لیکچرار۔ یا کسی اور طرح خدمت کرنے والے ہوں۔ اور اس سلسلہ کی نیکنامی کا باعث ہوں۔ اے میرے خدا! تو اُن سب کو عزت دے۔ برکت دے اپنی عافیت میں رکھ اور دین و دُنیا کی برکات سے مالامال فرما۔ اور جب تو انہیں اپنے پاس بُلائے۔ تو اَے میرے خدا! اُن کا نعم البدل سلسلہ کو عطا کر۔ تاکہ تیرا یہ سلسلہ جس کو یقیناً تو نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ ایسا باغ نہ ہو جائے۔ کہ جس کے درخت خشک ہوگئے ہوں۔ اور اے میرے خدا! میں بھی تیرا ایک ناکارہ بندہ ہُوں۔ تو مجھے توفیق عطا فرما۔ کہ میرا اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ آنا جانا۔ غرض ہر حرکت و سکون تیری عبادت۔ تیرے سلسلہ کی نُصرت۔ اور تیری مخلوق کی خدمت کے لئے وقف ہو اور مجھ ناکارہ سے ایسے کام لے۔ کہ جن سے میری عاقبت درست ہوجائے یہی میری خواہش۔ اور یہی اے قادر مطلق تجھ سے امید ہے۔ اور ہم سب جو تیرے سلسلہ کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ گو ہم سراسر غلط کار ہیں۔ مگر اے میرے خدا! ہماری اس طرح اصلاح فرما۔ کہ دشمن کی شماتت کا نشانہ نہ بنیں۔ بلکہ

میرے سقم و عیب سے اب کیجئے قطع نظر
تا نہ خوش ہو دشمنِ دیں جس پہ ہے لعنت کی مار

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

آہ! مولانا محمد اسمٰعیل صاحبؓ مرحُوم

از حضرت مفتی محمد صادق صاحب

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی وفات ہمارے لئے ایک قومی صدمہ ہے ان کی جدائی کے سبب ہمارے دل حزین اور ہماری آنکھیں پُرآب ہیں۔ ایک ایسے بے نفس جید عالم باعمل کا ہمارے درمیان ہونا ہماری زندگی کا ایک سہارا تھا۔ اور ان کا ایسا جلدی اُٹھ جانا ہمارے لئے ایک اندوہناک سانحہ ہے۔ تاہم اللہ تعالےٰ کی قضا پر ہم راضی۔ اور اس کے فضلوں کی رحمت سے ہم امیدوار ہیں۔ کہ علم وفضل میں اُن کے بہت سے وارث اس جماعت میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو اُن سے بھی بڑھ کر خدماتِ دین میں حصہ لینے کی توفیق پاتے رہیں گے

حضرت مولاناؓ کو جو اخلاص و محبت حضرت رسول پاک محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھی۔ وُہ ان کی تصانیف دُرود شریف اور محامد خاتم النبیینؐ سے ظاہر ہے۔ مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں گویا زبانی یاد تھیں۔ اور جو مسئلہ درپیش ہوتا۔ وُہ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے فوراً حوالجات نکال دیتے تھے۔ اہل پیغام کی اصلاح کے واسطے جو کتابیں انہوں نے لکھیں۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے اور خود مولوی محمد علی صاحب کی اپنی تحریروں سے لاجواب حوالجات پیش کئے جن کا حقیقی جواب جب مولوی محمد علی صاحب سے نہ بن سکا۔ تو انہوں نے مولانا موصوف کو بہت سی گالیاں دیں۔ سُنائیں اور بُرا بھلا کہا۔ یہ سب کچھ مرحوم نے صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ اور کبھی گالی کے عوض میں گالی نہ دی۔ بلکہ نہایت متانت کے ساتھ عقلی اور زیادہ تر نقلی دلائل پیش کئے۔

مرحوم کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام افراد کے ساتھ خاص محبت تھی۔ اور اپنے رنگ میں ہر ایک ممبر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کے واسطے کمربستہ رہتے تھے۔ مرحوم کے ساتھ میرا تعلق محبت قدیم سے تھا۔ وُہ صرف میرے اصحاب مسیح موعود میں سے ہونے کے سبب میرا اس قدر احترام کرتے تھے۔ کہ میں شرمندہ ہوجاتا تھا۔ مرحوم کا وجود بہت ہی قابل قدر تھا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جنت میں اعلےٰ مقامات اور بڑے درجات عطا کرے اور اُن کی اولاد کو ان کے نمونہ پر علم وفضل و اعمال صالحہ میں قائم اور دائم رکھے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزی میں غیر مبایعین کا حصہ

اخبار "پیغام صلح" کو چیلنج

—— (۱) ——

مؤقر جریدہ "دور جدید" لاہور نے جناب مولانا غلام حسن خانصاحب کی بیعت خلافت پر ایک دلچسپ تبصرہ شائع کیا ہے۔ اس پر ایڈیٹر صاحب پیغام صلح بہت برافروختہ ہوئے ہیں۔ "دور جدید" نے مصری صاحب وغیرہ کے بہتانات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ

"اس قسم کے بیانات کی تشہیر کرنے اور انہیں تقویت پہونچانے میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے بڑی سرگرمی سے حصہ لیا۔ اور اپنے کارکنوں اور اخبارات کے ذریعہ ان الزامات کو بطور واقعات کے عام پبلک میں شہرت دینے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔"

اس مبنی بر حقیقت بیان کے متعلق پیغام صلح لکھتا ہے۔

"افسوس دور جدید نے مندرجہ بالا سطور میں ایک ایسی غلطی اور افسوسناک بات کہی ہے جو صداقت وحقیقت سے بہت دور ہے۔ اور اگر اس کا ثبوت طلب کیا جائے۔ تو لازمی طور پر ہمارے معاصر کو سخت دقت پیش آئیگی اور ندامت ہوگی" (۲۰ فروری)

"پیغام صلح" کو یاد رکھنا چاہیئے کہ "دور جدید" کے مندرجہ بالا کلمات میں جو امر بیان ہوا ہے ہم اسے متعدد مرتبہ دہرا چکے ہیں مگر غیر مبایعین میں سے کسی کو اس بات کا ثبوت مانگنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ پیغام صلح ذرا ثبوت طلب تو کرے۔ اس کے اپنے فائل۔ اس کے ایڈیٹر کے خطوط۔ غیر مبایعین کارکنوں کی شہادات اور "لائٹ" اسلام کے پرچے اس کے سامنے ناطق ثبوت پیش ہوں گے۔ نہ معلوم کس طرح مدیر پیغام نے دل پر جبر کرکے لکھ دیا کہ "اگر اس کا ثبوت طلب کیا جائے تو لازمی طور پر ہمارے معاصر کو سخت دقت پیش آئے گی اور ندامت ہوگی۔"

جناب عالی! آپ کسی کی "دقت اور ندامت" کا خیال نہ فرمائیں۔ ضرور اس کا ثبوت طلب کرلیں۔ ہمارے ہاں مولوی محمد علی صاحب یا غیر مبایعین کی طرح یہ طریق نہیں۔ کہ ایک بالکل بے بنیاد دعوےٰ کردیا۔ اور جب اس کا ثبوت مانگا گیا۔ تو دقت کے پیش آنے کے خطرہ سے خاموشی اختیار کرلی۔ اور "عرق ندامت" میں غرق ہوگئے۔ مولوی محمد علی صاحب نے صاف لکھا تھا۔ کہ "خود میاں صاحب خطبہ پر خطبہ دے رہے ہیں کہ قادیان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ منافق بن چکے ہیں" (پیغام ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء)

ہم نے اس پر کئی بار مطالبہ کیا۔ کہ جناب مولوی صاحب متعدد خطبوں کی بجائے صرف ایک خطبہ کا ہی حوالہ پیش کریں۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہو کہ "قادیان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ منافق بن چکے ہیں۔" آج تک مولوی محمد علی صاحب اور ان کے تمام مددگار ایسے خاموش ہیں کہ گویا وہ مردہ اند کا مصداق بن چکے ہیں۔

پھر غیر مبایعین کی قراردادوں میں بطور بنیاد لکھا گیا تھا۔ کہ "۰ ہر اگست کے "الفضل" میں خلیفہ قادیان اور ان کے حواریوں کی اشتعال انگیز تقریروں کا ذکر ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگوں کے لئے کعب بن اشرف کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔"

(پیغام ۳۰ اگست ۱۹۳۷ء)

یہ بھی سراسر جھوٹ اور افترا تھا۔ ہم نے بار بار پوچھا کہ الفضل ہر اگست ۱۹۳۷ء میں کہاں غیر مبایعین کے بزرگوں کو کعب بن اشرف لکھا گیا ہے۔ بے شک اس مطالبہ پر ایڈیٹر صاحب پیغام کو سخت دقت پیش آئی۔ بڑی سخت ندامت ہوئی۔ مگر وہ کوئی جواب نہیں دے سکے۔

ابھی حال میں ایک خطبہ جمعہ میں مولوی محمد علی صاحب نے سراسر خلاف واقعہ کہہ دیا۔ "قادیان میں جوبلی کے موقعہ پر خلافت کا جھنڈا لہراتے وقت یہ بڑا بول بولا گیا۔ کہ موجودہ زمانہ کی مشکلات کا حل احمد ازم ہے اور قرآن کے اندر موجود نہیں۔ یہ صرف ساتویں صدی عیسوی کے توہمات اور جہالتوں کے لئے موزوں تھا۔" (پیغام ۲۷ فروری ۱۹۴۰ء)

یہ بیان بھی پہلے دو جھوٹوں کی طرح محض افترا ہے۔ جوبلی کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کا جھنڈا لہراتے وقت نہ ایک نہ دو ہزارہا احمدیوں غیر احمدیوں سکھوں اور ہندوؤں کا جم غفیر موجود تھا۔ مگر کسی ایک کان نے بھی اس موقعہ پر مندرجہ بالا الفاظ نہیں سنے صرف مولوی محمد علی صاحب نے لاہور بیٹھے بیٹھے یہ غلط بیانی کردی۔ اور اب مطالبہ ثبوت پر انہیں دقت پیش آرہی ہے۔ اور ندامت سے دوچار ہورہے ہیں۔

اس قسم کی اور بھی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب یا دیگر غیر مبایعین نے بے پر کی اڑادی۔ اور ثبوت پر آئیں بائیں شائیں کرنے لگ گئے۔ میں آج بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ فی الحال ان تین بیانات کا ثبوت ایڈیٹر صاحب پیغام پیش کریں۔ ہاں میں یہ عرض کررہا تھا کہ ہمارے ہاں غیر مبایعین کا طریق نہیں اور نہ ہی ہمارا یہ دعوےٰ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف ناپاک الزامات کی تشہیر میں غیر مبایعین نے سرگرم حصہ لیا غیر مبایعین کے بے بنیاد دعاوی کی مانند ہے ایڈیٹر صاحب پیغام شوق سے اس کا ثبوت طلب کریں۔ ہم ہر وقت پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس قدر سرگرم تشہیر کرنے کے بعد اسے "غلط اور افسوسناک" قرار دینا۔ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد والی بات ہے۔

چونکہ ارادہ ہے کہ اس بارے میں غیر مبایعین کے اخبارات اور "مرکزی ادارہ" کے علاوہ ہر جگہ کے غیر مبایعین کی "کوششوں" کو بھی تفصیلی طور پر قلمبند کردیا جائے۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ بہت جلد ہر جگہ کے غیر مبایعین کی ایسی کوششیں تفصیلاً لکھ کر مجھے بھیجدیں۔ جو ان لوگوں نے آج تک مستریوں یا مصریوں کے ناپاک الزامات کی اشاعت وتشہیر میں صرف کی ہیں۔

—— (۲) ——

جریدہ "دور جدید" نے لکھا تھا کہ:۔

"ہمیں آج تک کسی ایسے آدمی کا توعلم نہیں ہوا۔ جو امام جماعت احمدیہ کے خلاف ان الزامات سے متاثر ہوکر ان کی بیعت سے الگ ہوا ہو۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ خان بہادر غلام حسن خان ان الزامات کی تشہیر کے بعد انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور سے علیحدہ ہوکر امام جماعت احمدیہ کی بیعت میں شامل ہوگئے ہیں"۔

اس اظہار حقیقت پر ناراض ہوکر ایڈیٹر صاحب پیغام لکھتے ہیں۔

"دور جدید کا یہ کہنا کہ ان الزامات کی وجہ سے کوئی آدمی جناب خلیفہ قادیان کی بیعت سے علیحدہ نہیں ہوا۔ خدا جانے تجاہل عارفانہ ہے یا قلت معلومات کا کرشمہ۔ اگر دوسری وجہ ہے تو ہمیں "دور جدید" کی بے خبری پر تعجب ہوگا۔ کہ اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ شیخ عبد الرحمن صاحب مصری جیسا ذمہ وار شخص محض ان الزامات کی وجہ سے بیعت سے علیحدہ ہوچکا ہے۔"

معاصر "دور جدید" کے بیان کا "پیغام صلح" کی طرف سے یہ جواب غیر مبایعین کے علمی فقدان پر بھی شاہد ہے۔ قطع نظر اس سے کہ مصری صاحب ذمہ وار تھے یا نہیں۔ اس موقعہ پر ان کا نام پیش نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وہ تو الزامات لگانے والے ہیں۔ انہوں نے تو الزامات لگاکر اور شرعی ثبوت پیش نہ کرکے ہر خدا ترس اور ایماندار کی نظر میں اپنے آپ کو فاولٓئک عند اللہ ھم الکاذبون کے زمرہ میں شامل کرلیا ہے۔ مدعی کو ہی گواہ قرار دینا کسی قانون میں جائز نہیں۔ مصری صاحب اور ان کی منصوبہ بازی میں شریک لوگ تو فخر الدین صاحب ملتانی کو معاف نہ کئے جانے پر برافروختہ ہوکر الگ ہوگئے۔ یا انہوں نے ایسی حرکات کیں جن کے نتیجہ میں انہیں الگ کردیا گیا تھا۔ انہیں حضرت مولوی غلام حسن صاحب کی بیعت خلافت کے مقابل پیش کرنا طفلانہ حرکت ہے۔ مصری صاحب کے گندے بہتانات کے باوجود حضرت مولوی غلام حسن صاحب ایسی باوقار شخصیت کا سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ کی بیعت کرلینا ایک بڑی بات ہے۔ مصری صاحب اگر مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کرلیتے تو غیر مبایعین کے لئے کچھ بولنے کا موقعہ بھی تھا۔ مگر اب توجبکہ مصری صاحب ابھی تک درمیان میں لٹکے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے ناز کا کوئی موقعہ نہیں۔ بہرحال مصری صاحب تو ناپاک افتراؤں کے باعث خود زیر الزام ہیں۔ وہی دعویدار اور ان کی ہی علیحدگی ان الزامات کی صداقت کا ثبوت قرار دی جائے۔ ع

بریں عقل ودانش بباید گریست

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک عیسائی مصنّف کا بیان

کتاب "نوعِ انسان کی کہانی" کے مصنف ہنڈرک وان لون عیسائی ہونے کی وجہ سے اسلام اور رسول کریم کے سخت مخالف ہیں۔ تاہم انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات دلچسپ پیرایہ میں لکھے ہیں۔ جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

صاحب موصوف اس عنوان کے ماتحت کہ "صحرائے عرب کا ایک چرواہے کا حال جو رسالت کے درجے کو پہنچا۔ اور جس کے فدائیوں نے خدائے واحد کے نام کی حرمت کو برقرار رکھنے کے لئے کم و بیش تمام دنیا کو فتح کر ڈالا"۔ لکھتے ہیں۔ بابلی اور اسیری فنیقی اور یہودی۔ آرمینی اور کلدانی۔ جنہوں نے مغربی ایشیا پر تین چار ہزار سال تک حکومت کی سب کے سب سامی نسل تھے۔ مشرق کی طرف سے ایرانیوں۔ اور مغرب کی طرف سے یونانیوں نے ان پر حملہ آور ہو کر انہیں مغلوب کر لیا تھا۔ ساتویں صدی میں اس نسل کا ایک اور قبیلہ بروئے کار آیا۔ اور اہل مغرب کے مقابلہ میں حریف بن کر ڈٹ گیا یہ لوگ عرب کے رہنے والے گڈریے تھے۔ اور بادشاہی کا خیال کبھی بھول کر بھی انہیں نہ آیا تھا۔ لیکن حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم کا یہ اثر ہوا۔ کہ انہوں نے گھوڑوں پر زینیں کس لیں اور انہیں ایڑ لگا دی اور ایک صدی کے اندر اندر خدائے واحد اور محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام فرانس کے کسانوں تک پہنچا دیا۔

رسول عربی عبداللہ اور آمنہ کے فرزند تھے۔ ان کی زندگی کے حالات حیرت انگیز ہیں مکے میں پیدا ہوئے۔ اور وہیں آس پاس بکریاں چرایا کرتے تھے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ان پر وحی اترتی تھی۔ جبرائیلؑ انہیں خدا کا پیغام آکر سناتے۔ اور وحی نازل ہونے کی حالت میں جو کلمات زبان مبارک سے نکلتے۔ انہی کے مجموعے کا نام قرآن شریف ہے۔ کاروبار کے سلسلہ میں تمام عرب کا سفر کیا۔ اور یہودی اور عیسائی تاجروں سے سابقہ پڑا۔ رفتہ رفتہ ان پر انکشاف ہوا۔ کہ ایک اکیلے خدا کی پرستش کرنا ہی سب سے احسن ہے۔ اہل عرب آباؤ اجداد کی لکیر کے فقیر تھے۔ اور انہی کی طرح پتھروں اور درختوں کی پوجا کرتے تھے۔ مکہ کے مقدس شہر میں ایک چوکور عمارت تھی۔ جس کا نام کعبہ تھا۔ یہاں طرح طرح کے اصنام جمع کر رکھے تھے۔ اور یہی ان کی گویا سب سے بڑی عبادت گاہ تھی

رسالت کے بعد آپؐ حضرت خدیجہ کو جو بیوہ تھیں۔ اور جن کے ہاں رسالت مآبؐ ملازم تھے عقد نکاح میں لائے۔ آپ نے اپنے ہموطنوں کو یہ خوشخبری سنائی۔ کہ میں ہی وہ نبی ہوں۔ جس کے آنے کی بشارت انہیں کئی بار مل چکی ہے۔ خدا نے مجھے اس کام پر مامور فرمایا ہے۔ کہ میں روئے زمین کے رہنے والوں کو نیکی اور پاکبازی کا رستہ دکھاؤں۔ لوگوں نے ان کا مضحکہ اڑایا۔ اور جب دیکھا کہ آپؐ اپنے مسلک سے ٹلنے والے نہیں۔ تو انہیں مار ڈالنے کے درپے ہو گئے۔ وہ انہیں نعوذ باللہ دیوانہ سمجھتے تھے۔ اور ان کے افعال کو سخت سے سخت سزا کا مستوجب۔

جب رسول خدا دشمنوں سے تنگ آگئے تو ایک دن رات کے وقت اپنے صحابی حضرت ابوبکرؓ کو اپنے ساتھ لیا۔ اور ترک وطن کے ارادہ سے مدینہ کا رخ کیا۔ یہ واقعہ ۶۲۲ء کا ہے۔ اسی کو سال ہجرت کہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کا سنہ یہیں سے شروع ہوتا ہے۔

مدینے میں پہنچ کر انہوں نے حق کی تبلیغ کو بدستور جاری رکھا۔ جن لوگوں نے ان کی ہدایت سے فیض پایا وہ انکے زمرے میں شامل ہوگئے اور مسلم کہلائے۔ سات سال تک مدینے کی زمین کو اپنے قدموں سے مفتخر فرمایا۔ جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی۔ تو مکہ پر حملہ آور ہوئے۔ اہل مدینہ کی فوج کو ساتھ لے کر صحرا کو عبور کیا اور مکہ کو فتح کر لیا۔ اس دن سے لیکر روزِ وصال تک کامیابی نے ان کا ساتھ دیا۔ دراصل اسلام کی کامیابی کی دو وجوہ ہیں۔ پہلی یہ کہ اسلام کے اصول بہت سیدھے سادے اور دلنشین ہیں۔ اسلام نے دنیا کو جو سبق سکھایا وہ صرف یہ تھا۔ کہ خدا کی پرستش کرو جو احکم الحاکمین رحمان اور رحیم ہے۔ والدین کی عزت اور اطاعت کرو۔ دادوستد میں ایمانداری اور دیانت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ نخوت و تکبر سے گریز کرو۔ مساکین کی دستگیری کرو۔ مریضوں کی تیمارداری کرو۔ شراب نہ پیو اور کھانے پینے میں اعتدال کو مدنظر رکھو۔ خدا کے دربار میں باریابی حاصل کرنے کے لئے کسی مُلّا یا پادری کی وساطت ضروری نہیں۔ بارگاہ خداوندی کے دروازے ہر شخص کے لئے کھلے ہیں جسے مسجد کہتے ہیں۔ وہ ایک قطعہ زمین یا ایک کھلی عمارت کا نام تھا۔ جہاں لوگ جمع ہو کر خدا کی پرستش اور احکام الٰہی کا مطالعہ کرتے نہ وہاں تصاویر آویزاں تھیں نہ بیٹھنے کو کرسی یا کوئی اور نشست موجود تھی۔ ہر مسلمان کا مذہب اس کے سینے کے اندر تھا۔ وہ بخشش کے لئے کلیسیا یا پاپا کا محتاج نہ تھا۔ دن میں پانچ مرتبہ مکہ کی طرف مونہہ کر کے سادہ الفاظ میں خدا کے حضور میں دعا مانگتا خدا کی مصلحت کے متعلق کوئی اعتراض نہ کرتا اور جو کچھ اس کی تقدیر میں لکھا ہوتا اس سے مونہہ نہ موڑتا۔

ان خیالات و عقائد کی بدولت مسلمانوں کو تسکین قلب حاصل ہوئی وہ نہ اپنی زندگی سے بیزار تھے نہ دنیا سے غیر مطمئن۔ اور اس قسم کی ذہنی کیفیت سے ہمیشہ خوشگوار نتائج پیدا ہوتے تھے۔ عیسائیوں کے مقابلہ میں اہل اسلام کی کامیابی کی دوسری وجہ یہ تھی۔ کہ جب مسلمان سپاہی میدان جنگ میں اترتا۔ تو ایک عجیب مسرت اور طمانیت قلب کے ساتھ رسول عربی نے انہیں بتا دیا تھا۔ کہ اگر جنگ میں کام آؤ گے۔ تو شہید کہلاؤ گے۔ اور ابدالآباد تک جنت میں رہو گے برخلاف اس کے عیسائی موت اور حیات بعد الموت کے اندھیرے سے ڈرتے تھے اس لئے وہ اس دنیا کی نعمتوں کے ترک کرنے پر بخوشی آمادہ نہ ہوتے۔ آجکل بھی مسلمان سپاہیوں کا یہی حال ہے۔ کہ اہل یوروپ کی توپوں کے مونہہ پر بلا خوف وخطر آچڑھتے ہیں رفتہ رفتہ عرب کے بیشتر قبائل نے رسول خدا کو اپنا سردار تسلیم کر لیا۔ آنحضرتؐ لوگوں کو خدا کا پیغام سناتے رہے۔ اور ان کی زندگی کو منظم بنانے کے لئے نئے نئے قانون جاری کر دئیے۔ بالآخر ۷ جون ۶۳۲ء کو اس دنیا سے رحلت فرمائی۔

رسول اللہ کے بعد اُن کے خلیفہ (حضرت) ابوبکرؓ ان کے جانشین ہوئے۔ ان کی زندگی بھی رسول اللہ کی ابتدائی زندگی کی طرح مصائب کا شکار رہی۔ دو سال کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ اور حضرت عمرؓ بن خطاب خلیفہ بنے۔ حضرت عمرؓ نے دس سال کے اندر اندر مصر۔ ایران۔ عراق۔ فلسطین کو فتح کر لیا۔ اور دمشق کا شہر مسلمانوں کا دارالسلطنت بنا۔ ان کے بعد حضرت عثمانؓ اور آنحضرتؐ کے داماد حضرت فاطمہؓ کے شوہر حضرت علیؓ خلیفہ منتخب ہوئے ان کی شہادت کے بعد خلافت کا حق موروثی سمجھا جانے لگا۔ اور اہل اسلام کو ایک ایک وسیع اور عظیم الشان سلطنت کی عنان گیری نصیب ہوئی۔ نینوا کے کھنڈروں کے قریب دجلہ کے کنارے ایک شہر تعمیر کیا۔ جس کا نام بغداد رکھا۔ عرب شہسواروں کے رسالے مرتب کئے۔ دین کی تبلیغ کے لئے گھر سے چل نکلے۔ اور دور دور تک پہنچے۔ ۷۱۱ء میں طارق نامی ایک مسلمان سپہ سالار نے اس آبنائے کو عبور کیا۔ جسے قدیم زمانے میں ہرکیولز کا دروازہ کہتے تھے۔ اور یوروپ کے ساحل پر جا اترا۔ جس پہاڑی نے سب سے پہلے اس کے قدم چومے اس کا نام جبل الطارق پڑ گیا۔ رسول خدا کے ایک سو سال تک یوروپ کے کئی ایک ممالک مسلمانوں نے فتح کر لئے۔ اور موروں نے سات سو سال تک حکومت کی۔ ان کا آخری شہر غرناطہ ۱۴۹۲ء میں فتح ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کولمبس نئی دنیا کی تلاش میں نکلا تھا۔ مسلمانوں نے ایشیاء اور افریقہ میں اپنی تلوار اور سیاست کے وہ جوہر دکھلائے۔ کہ آج بھی دنیا میں مسلمانوں کی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد بجٹ آمد کے متعلق

گذشتہ مجلس مشاورت پر نمائندگان مشاورت کی کثرت رائے کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بجٹ آمد ۳۹-۱۹۴۰ء کو منظور فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔

"بہرحال اگر کثرت رائے یہی ہے۔ کہ اسے منظور کیا جائے۔ تو میں یہ بجٹ آمد کو منظور کرتا ہوں۔ لیکن جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اسے پورا کرے۔ اور اگلے سال نمائندوں سے دریافت کروں گا۔ کہ انہوں نے اسے پورا کیا ہے یا نہیں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت صفحہ ۱۵۲)

اس وقت صورت حال یہ ہے۔ کہ آخر فروری سنہ تک بلحاظ بجٹ ماہواری چندہ کی وصولی میں قریباً **سات ہزار روپیہ کی کمی** ہے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ میں **بارہ ہزار روپیہ** کی۔ گویا ہر دو چندوں میں قریباً **انیس ہزار روپے** کی کمی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ بہت سی جماعتوں نے مطابق بجٹ چندہ ادا نہیں کیا۔

نظارت بیت المال کی طرف سے ماہ فروری میں ہر ایک جماعت کو چندوں کا نوماہی حساب بھیج کر کمی کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے لیکن یہ کمی بدستور قائم ہے جس کی وجہ سے انجمن پر مزید مالی بوجھ بڑھ گیا ہے خصوصاً جلسہ سالانہ کا بار انجمن کے لئے غیر معمولی مشکلات کا موجب ہو رہا ہے جس کے متعلق متعدد بار جماعتوں کو توجہ دلائی جا چکی ہے۔

اب چونکہ مشاورت پر ہر ایک جماعت کے نمائندوں کے لئے بجٹوں کو پورا کرنے کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور جواب دہی کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اس لئے اب پھر اس اعلان کے ذریعہ عہدہ داران جماعت و نمائندگان مشاورت اور جماعت کے ہر ایک فرد کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے چندوں کے بقایا کا جائزہ لے کر مشاورت سے قبل وصول کر کے داخل خزانہ کرانے کی سرگرم کوشش فرمائیں۔ تا مشاورت پر آپ کی جماعت کے نمائندے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور عرض کر سکیں۔ کہ ان کی جماعت کے ذمہ کوئی بقایا نہیں ہے۔ اور بجٹ کے پورا کرنے کے متعلق جو ذمہ داری عائد ہوئی تھی اسے پورا کر دیا ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک جماعت جو ماہواری اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کرنے میں پیچھے ہے۔ وہ بہت جلد اس کمی کو پورا کر کے اپنے امام کے حضور سرخروئی حاصل کر کے عند اللہ ماجور ہو گی۔ مشاورت پر آنے والے احباب کا فرض ہو گا۔ کہ وہ اپنی جماعت کے چندوں کے متعلق جوابدہی کے لئے پوری تیاری کر کے آئیں۔ اور اپنے آنے سے قبل پوری تسلی کر لیں۔ کہ ان کی جماعت بقایا دار تو نہیں ہے۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو اپنی ذمہ داری سمجھنے اور اسے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال

آل انڈیا کیٹل شو نئی دہلی

حضور وائسرائے بہادر کی نمائش مویشیاں شروع کئے یہ تیسرا سال ہے۔ امسال بوجہ جنگ گھوڑوں کی نمائش تو نہ ہوئی مگر نمائش مویشیاں بہت اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی۔ وائسرائے بہادر کی خاص توجہ ملک کے زمینداران کی بہتری اور بہبودی کی طرف ہے۔ اور زمینداروں کی بہتری ترقی نسل مویشیاں کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر زمیندار کے پاس مویشی اچھے ہونگے تو اس کی فصل کی پیداوار بھی اچھی ہوگی۔ اور بوجہ کثرت دودھ کے اس کی اور اس کے بال بچوں کی صحت بھی اچھی ہوگی۔ نمائش میں تمام ہندوستان کے مویشیوں کی نسلیں موجود تھیں اور ہر ایک نسل کو دیکھ کر خدا کی قدرت یاد آتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے خوبصورت بیل سانڈ۔ گائے بھینس اور بچھڑے پیدا کئے ہیں بعض گائیں اور بھینسیں پچیس تیس سیر دودھ دینے والی بھی تھیں۔ مویشیوں کی نسلوں میں سے بھاگ ناری۔ دیونی۔ دھنی۔ تھر۔ ہانسی۔ ہریانہ۔ حصار ہانسی۔ کھلاری۔ لوہانی۔ مالوی۔ بھیرانی۔ ناگوری۔ نماڑی۔ راٹھ۔ ساہیوال۔ تھارپارکر۔ جعفر آبادی۔ مرا۔ ناگپوری۔ نیلی اور راوی مشہور نسلیں موجود تھیں۔ دور دراز سے لوگ دیکھنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہمارے احمدی زمیندار بھی نمائش میں جا کر ترقی نسل مویشیاں میں خاص دلچسپی لے کر اپنے اپنے گاؤں میں ان اصول کو جاری کریں۔ جن سے کہ اعلیٰ نسل کے مویشی ان کے گھروں میں پیدا ہونے لگیں۔ پنجاب کے وزراء میں سے سر خضر حیات خانصاحب سر چھوٹو رام صاحب۔ نمائش میں تشریف لائے تھے۔ جودھپور سے نواب سر چوہدری محمد الدین صاحب معہ اپنے صاحبزادے چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری موجود تھے۔ ۱۴ فروری کو وائسرائے بہادر نمائش میں تشریف لائے اور جانوروں کو ملاحظہ فرما کر بہت خوش ہوئے۔ خانصاحب سید غلام حسین صاحب احمدی آنریری سپرنٹنڈنٹ آف ریاست بھوپال مالوی نسل کے مویشی نمائش میں لائے ہوئے تھے۔ جن کا مقابلہ ریاست اندور دھار جین اور گوالیار کے مویشیوں سے تھا۔ امسال بھی سید صاحب کو مثل سال گذشتہ نمایاں کامیابی خدا کے فضل سے ہوئی یعنی مالوی نسل کے دس انعامات میں سے چھ انعام نقد اور ایک چیلنج کپ بھوپال کے مویشیوں کو ملا اور باقی چار انعام دیگر ریاستوں کو ملے۔

وائسرائے بہادر کی ایگزیکٹو کمیٹی کی طرف سے ہر سال خانصاحب سید غلام حسین صاحب کو آل انڈیا کیٹل شو میں جج مقرر کیا جاتا ہے۔ امسال بھی چنانچہ خانصاحب ہیوال نسل کے مویشیوں کو جج کر رہے تھے۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے بہادر نے ان کو پہچان کر ان سے شیک ہینڈ کیا۔ آخر پر سب ججوں کا فوٹو نمائش میں وائسرائے بہادر کے ساتھ لیا گیا اور سر جگدیش پرشاد بہادر نے انعامات تقسیم کئے۔ (نامہ نگار)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ پر جماعت کے دوستوں کو ایک اہم ارشاد

اخبار ”فاروق“ کے لئے اڑھائی ہزار خریدار مہیا کئے جائیں

نہایت قلیل چندہ میں وہ خطبہ جمعہ۔ مجاہدین تحریک جدید کی رپورٹیں اور دیگر بیش قیمت مضامین ہفتہ وار حاصل کر سکتے ہیں

۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چالیس ہزار کے مجمع میں ”فاروق“ کے متعلق حسب ذیل ارشاد فرمایا:۔

”فاروق“ نے اس سال پہلے سے بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ اس میں علاوہ اور مضامین کے تحریک جدید کے ان مجاہدین کی رپورٹیں بھی چھپتی رہتی ہیں۔ جو بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ اور میں نے دیکھا ہے۔ کہ ان رپورٹوں میں سے بعض بہت مفید اور دلچسپ ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ تو ان میں ایسے اعلیٰ درجہ کے معلومات ہوتے ہیں۔ جو جغرافیائی اور تاریخی واقفیت کو بہت بڑھانے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ”فاروق“ میں میرا خطبہ بھی شائع ہوتا ہے۔ مگر باوجود ان تمام خوبیوں کے اسکی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا غنیمت ہے۔ اور میر صاحب (ایڈیٹر فاروق) موجودہ زمانہ میں اتنا سستا اخبار لوگوں کو دے کر ذاتی طور پر بہت بڑی قربانی کر رہے ہیں۔ بلکہ درحقیقت وہ اس قلیل چندہ میں اخبار کو مستقل طور پر جاری نہیں رکھ سکتے تھے۔ اگر تحریک جدید کے فنڈ سے ان کو مدد نہ دی جاتی۔ میں نے بہت سے معززین کے نام تحریک جدید کے فنڈ سے ”اخبار فاروق“ مفت جاری کروا دیا۔ اور اس طرح ان کی مدد ہو گئی۔ لیکن بہرحال اب اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ دوست اسکی خریداری کو بڑھائیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کسی اخبار کی خریداری تو نہ بڑھے۔ اور توقع یہ رکھی جائے۔ کہ وہ اخبار عمدگی اور شان کے ساتھ چل سکے۔ آخر اخبار کو چلانے والے ہوا کھا کر گذارہ نہیں کیا کرتے۔ بلکہ ان کے گذارہ کا انحصار اخبار کی آمد پر ہوتا ہے۔ اور اخبار کی آمد خریداری کا حلقہ وسیع ہونے سے بڑھتی ہے۔ اس کے بغیر نہیں۔

اگر ”فاروق“ کے اڑھائی ہزار خریدار ہو جائیں۔ تو میر صاحب (ایڈیٹر فاروق) کو پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار کی بچت ہو سکتی ہے۔ ورنہ موجودہ حالت میں تو ان کا کام ایک شغل کا رنگ رکھتا ہے۔ اور یہ شغل ایسا ہی ہے۔ جیسے خارش والے کو خارش ہوتی ہے۔ تو وہ کھجلانے لگ جاتا ہے۔ میر صاحب نے بھی ساری عمر چونکہ اخبار کا کام کیا ہے۔ اس لئے اب بھی ہم ان سے اخبار کا کام لے رہے ہیں۔ لیکن موجودہ حالت میں ان کے گذارے کی کوئی صورت نہیں۔ اور یہ بات انصاف کے بالکل خلاف ہے۔ کہ ہم ایک شخص سے کام تو لیں۔ مگر اس کے گذارے کا کوئی انتظام نہ کریں۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں۔ اڑھائی روپیہ سالانہ میں انہیں میرا خطبہ بھی مل جائے گا۔ اور خطبہ سے علاوہ اور بہت سے مضامین اور رپورٹوں سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اور جب محض اڑھائی روپیہ سالانہ چندہ میں وہ خطبہ بھی لے سکتے ہیں اور دوسرے مضامین وغیرہ سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تو اس قدر سستا اخبار ہوتے ہوئے میرے نزدیک اسکی خریداری سے وہی شخص غفلت برت سکتا ہے۔ جسے علم سے ذرا بھی مس نہ ہو۔ کوئی دوسرا شخص اس قسم کی غفلت نہیں کر سکتا۔“ (تحریک وارشاد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

فاروق کے متعلق حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مندرجہ صدر تحریک اور ارشاد کو میں احباب کی خدمت میں بطور یاددہانی پیش کرتا ہوا گذارش کرتا ہوں۔ کہ یہ حضور نے فاروق کی ۱۹۳۹ء کی حالت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جبکہ جنگ کا کوئی اثر فاروق پر نہ تھا۔ لیکن اب جنگ کی وجہ سے اخبارات پر اس قدر ناقابل برداشت بوجھ پڑا ہے۔ کہ بڑے بڑے اخبار چیخ اٹھے ہیں۔ کسی نے تو اپنے اخبار کے صفحات کم کر دیئے ہیں۔ کسی نے نہایت ہلکا اور معمولی سا کاغذ لگانا شروع کر دیا ہے۔ کسی نے اخبار کا سالانہ چندہ بڑھا دیا ہے۔ کیونکہ آج کاغذ کی قیمت دوچند سے بھی کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔ اور بغیر معمولی قیمت پیشگی کاغذ دینے سے ہر ایک دوکاندار انکار کرتا ہے۔ پھر مصارف چھپائی وغیرہ بھی پہلے سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ ایسی صورت میں کوئی اخبار کس طرح اچھی حالت میں جاری رہ سکتا ہے۔ خاص کر ”فاروق“ جس کی خریداری اپنے اخراجات کو ابھی تک پورا نہیں کر سکتی۔ سوائے احباب جماعت کی توجہ کے کیونکر چل سکتا ہے۔ پھر اس حالت میں کہ ”فاروق“ کے صفحات بھی کم نہ کئے جائیں۔ اور فاروق کو کاغذ بھی کم قیمت کا اور معمولی نہ لگایا جائے۔ اور فاروق کا چندہ بھی ڈھائی روپیہ سالانہ سے زیادہ نہ کیا جائے۔ فاروق تب ہی چل سکتا ہے۔ جبکہ احباب پوری کوشش اور توجہ سے فاروق کی خریداری بڑھائیں۔ گذشتہ سال فاروق کی خریداری گیارہ سو کے اندر اندر رہی جبکہ کاغذ وغیرہ سستا تھا۔ اور اب جبکہ کاغذ کی قیمت دگنی اور چھپائی بھی سوائی ہو گئی ہے۔ بجز اسکے کوئی صورت نہیں۔ کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال فاروق کے ڈھائی گنے خریدار یعنی کم از کم ڈھائی ہزار خریدار ہو جائیں۔ تو فاروق سابقہ حالت سے بھی زیادہ اچھی حالت میں چل سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ اسلئے ہر ایک حیثیت کا احمدی غریب سے غریب بھی ڈھائی روپیہ سالانہ دیکر اس سستے اخبار کو خریدے۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل کر کے ثواب حاصل کرے۔ آج فاروق کے خریدار بارہ سو سے کچھ زیادہ ہیں۔ ابھی تیرہ سو کی ڈھائی ہزار میں کمی ہے۔ جو بہت جلد پوری ہو جانی چاہیئے۔ ورنہ فاروق مشکلات میں پھنسے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

۲۴ جنوری ۱۹۴۰ء کو انچارج صاحب تحریک جدید بذریعہ چٹھی خاکسار ایڈیٹر فاروق کو بشارت دیتے ہیں۔ ”حضور نے فرمایا ہے۔ کہ فاروق کو ۳۰۰ خریدار تحریک جدید سے ۱۹۴۰ء کے واسطے بھی دیئے جائیں گے۔ اور تحریک جدید کے بجٹ سال رواں میں تین سو خریداروں کی قیمت داخل بجٹ کی جائے گی۔ اور حضور نے فرمایا ہے۔ کہ میں اور بھی تحریک کرتا رہوں گا۔“ اب ہر ایک احمدی دوست اپنے پیارے امام کے منشاء اور حضور کے ارشاد پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو کر خوشنودی امام حاصل کرنا اپنا فرض سمجھے۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ اور آپ کی امداد کرے۔ آمین

الداعی الی الخیر۔ خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان